سوال

(263)نکاح شغار(وٹہ سٹہ) حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ کہ مسمی عبدالغفورولد محمد سرور قوم وٹو چک نمبر ۸۵ڈی تحصیل نورپور ضلع پاکپتن کا ہوں مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل میں درج کرتا ہوں

یہ کہ میری ہمشیرہ مسمات انور دختر محمد سرور کا نکاح وٹہ سٹہ کی شرط پر ایام نابالغی میں ہوا جب کہ اس کی عمر تقریباً ۸۔ ۹ سال تھی اس کا نکاح مسمی ظفر اقبال ولد محمد قوم وٹو کے ساتھ کر دیا گیا تھا۔ صرف رخصتی آج تک نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ ہی آباد ہوئی ہے مسمات کو خاوند سے سخت نفرت ہے اور اسے پسند نہیں کرتی اب مسمات کی عمر تقریباً ۲۳ سال کی ہے نکاح بھائی کے وٹے سٹے میں ہوا تھا اس لئے مذکو رہ لڑکی نے علامات بلوغت پا کر روبرو معززین اہل اسلام کے نکاح کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ میں وٹہ سٹہ کی شرط پر کسی بھی صورت میں آباد ہونے کو تیار نہ ہوں۔ مسمات کا حق مہر مساوی تھا کوئی فرق نہ تھا مسمات شروع ہی سے اپنے والدین کے ہاں رہ کر گزارہ کر رہی ہے۔ آپ علمائے دین سے سوال ہے کہ شرعاً نکاح وٹہ سٹہ اسلام میں جائز ہے کہ نہیں؟

جناب مفتی صاحب مندرجہ بالا سوال کا جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سائل: عبدالغفور حقیقی بھائی مسمات مذکور انور بی بی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ازروئے حدیث صحیح صحت نکاح کے لئے لڑکی کی اجازت بنیادی شرط ہے اور چونکہ نابالغہ لڑکی اذان کی اہل نہیں ہوتی، اس لئے بالغہ ہونے کے بعد اسے شرعاً اس نابالغی کے نکاح کو بحال رکھنے یا مسترد کرنے کا حق ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلاَ تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ» (ا: متفق علیہ، مشکوۃ باب الولی ج ۲ ص ۲۷۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے مکمل مشورہ کیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم نے دریافت کیا کہ حضرت اس کا اذن کیا ہے؟ فرمایا اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے"

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«لَاضَرَرَوَلَاضِرَارَ» (۲ : اخرجہ ابن ماجہ ولدارقطنی والبیہقی والحاکم عن ابی سعید مرفوعا وقال الحاکم صحیح الاسنادولم بحرحاہ فتاوی نزیریہ ج ا ص ۴۹۱)

یعنی اسلام میں ضرر کا اختیار کرنا یا دوسرے کو ضرر دینا ۔ ایسا کام ہے کہ باہمی نقصان ہرگز جائز نہیں ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ «أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (رواہ ابوداوٗد، مشکوۃ باب الولی فی النکاح ج ۲ ص ۲۸۱)

ایک کنواری لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ نے (ایک شخص سے) میرا نکاح باندھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کو اس نکاح کے بحال رکھنے یا فسخ کرلینے کا اختیار دے دیا ۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نکاح شرعی کے لیے لڑکی کی رضا مندی اور اجازت بلاجبر واکراہ ضروری ہے ۔ پس ان احادیث سے ثابت ہوا کہ صحت نکاح کے لیے لڑکی کا اذن شرط ہے ،چونکہ نابالغہ لڑکی اذن کی اہل نہیں ہوتی اس لئے بالغہ ہونے پر اس کو شرعاً حق حاصل ہے کہ نا بالغی کو بحال رکھے یا اس کو کالعدم قرار دے ۔ لہٰذا مسمات کے نکاح کو فسخ کرنے کا شرعاً حق ہے لہٰذا مسمات انوربی بی اس نکاح کو مسترد کردینے کی شرعاً حق دار ہے اور یہ اس کا شرعی حق ہے جو چھینا نہیں جا سکتا تاہم مجاز اتھارٹی کی توثیق ضروری اور لازمی ہے ۔ یہ جواب تو اس صورت میں ہے کہ جب اس نکاح کو صحیح تسلیم کیا جائے ۔ دوسری صورت نکاح شغار ہونے کی وجہ سے یہ نکاح شرعاً باطل ہے ، کیونکہ اس میں مہر مساوی تحریر ہے ،

جیساکہ مخلوط تصریح ۲ سے واضح ہے ۔ چنانچہ مشکوۃ المصابیح باب اعلان النکاح والخطبۃ والشرط الفصل الاول میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ: أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ، عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ" (متفق علیہ وفی رواہ المسلم لاشغار فی الاسلام ۔)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار نکاح سے منع فرمایا ہے اور نکاح شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح کردے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کردے دوسرا آدمی اپنی بیٹی کا اور آپس میں کچھ مہر نہ ہو اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اسلام میں نکاح شغار جائز نہیں ۔ لہٰذا ان دونوں احادیث صحیحہ کے مطابق یہ نکاح شرعاً منعقد ہی نہیں ہوا کہ اس میں مہر مساوی ہے کو کہ نہ ہونے کے حکم میں ہے پس ان دونوں احادیث کے مطابق یہ نکاح باطل ہے تاہم مجاز عدالت سے اس فتویٰ کی روشنی میں توثیق ضروری ہے مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ہرگز مسئول نہ ہوگا ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص669

محدث فتویٰ